رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ

خاندان

فاروق

قادیان

قیمت فی پرچہ ۱

ایڈیٹر قاسم علی احمدی

انڈیا سے باہر پانچ روپیہ (صہ)

جلد (۱۳) | قادیان مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۲۹ء مطابق ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۴۷ھ | نمبر (۳۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں۔

(۲) سراج الملت حضرت حافظ روشن علی صاحب کی طبیعت نسبتاً روبصحت ہے۔ لیکن احباب دعا سے غافل نہ ہوں۔ بالالتزام متواتر صحت کیلئے دعا کرتے رہیں۔

(۳) فاروق ہر ہفتہ ٹھیک وقت پر ڈاک خانہ دیا جاتا ہے ۳ جنوری کی پرچہ کارکنان ڈاک خانہ نے اس روز نہیں بھیجا۔ جس روز ان کو دیا گیا تھا۔ ۱۵ جنوری کو ڈاک خانہ میں ۸ بجے صبح کے اخبار بھیجدیا تھا۔ مگر وہ ۱۶ اور ۱۷ بلکہ بعض ۱۸ جنوری کو روانہ ہوا۔ پس جن احباب کو دیر سے ملا ہو۔ وہ بواپسی اطلاع دیں۔ تاکہ اس کے متعلق کارروائی کیجائے۔

(۴) خاکسار ایڈیٹر فاروق کی ایک مجلد کتاب (تفسیر ثنائی چار جلد) جو ایک ہی جلد میں تھی۔ اور جس پر بہت سے نوٹ اور سرخی و نیلی پنسل کے نشان کئے ہوئے تھے۔ کہیں باہر کسی جلسہ میں جاکر گم ہوگئی ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا پتہ ہو تو مطلع فرمائیں مجھے اسکی سخت ضرورت ہے۔ اور اگر کسی دوست کے پاس تفسیر ثنائی کی پہلی جلدیں اول۔ دوم ۲

(۵) جناب سیٹھ ابوسف صاحب جدہ سے سہ ماہی وعیال قادیان تشریف لائے ہوئے ہیں۔

رباعیات صادق

محمود ہیں مثال مسیح الزمان کی
ہر بات میں جھلک ہے اسی آن بان کی
صادق کی آرزو ہوئی پوری خدا کا شکر
مدت سے لو لگی تھی اسے قادیان کی

بات اللہ کی نہیں ٹلتی
اسکے آگے تو کچھ نہیں چلتی
کامیابی نصیب احمد ہے
دال منکر کی اب نہیں گلتی

باغ احمد میں پھر بہار آئی
ایک خلقت ہوئی تماشائی
قادیان کی چہل پہل کو دیکھ
حاسدوں پر ہے مردنی چھائی

قدرت حق کے دیکھنے کو کھیل

دوڑتی آئی قادیان میں ریل
اس سعادت کا اجر پائے گی
چند ایام میں بنے گی میل

خاتم الانبیاء محمدؐ ہیں
ان کے نائب غلام احمدؑ ہیں
ان کی تکفیر کی جنہوں نے وہ
خارج از دین اور مرتد ہیں

اے خدا تجھ سے ہے یہ میری دعا
فتح کامل ہمیں عطا فرما
احمدیت کو بخش وہ شوکت
دین اسلام کا بجے ڈنکا

چشم بد دور نور کانفرنس
نور ہی نور نور کانفرنس
میں تو ہوں تیرا عاشق صادق
غیرت حور نور کانفرنس

(مولوی) سید صادق حسین صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مقدس تحریک

گذشتہ سال ہندوستان کے طول و بلد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر ۲۰ رجون کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک پر سینکڑوں جگہ جلسے ہوئے۔ اور یہ تحریک اس قدر کامیاب ہوئی تھی۔ کہ اُس دن بیسیوں مقامات میں ایک ہی سٹیج پر مسلم اور غیر مسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ چونکہ اس قسم کے جلسوں سے اسلام اور مسلمانوں کو تقویت پہنچنے کے علاوہ ہندوستان کی مختلف اقوام میں رشتہ اتحاد و محبت پیدا ہونے کی بہت حد تک امید ہے اس لئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس سال بھی اس قسم کے جلسوں کے لئے ۲ رجون بروز اتوار کی تاریخ مقرر فرمائی ہے۔ اور چونکہ ان جلسوں کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا وہ پہلو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ جس سے آپ رحمۃ اللعالمین ثابت ہوں۔ اور امم اسلامیہ و غیر اسلامیہ پر آپ کی ہمدردی۔ خیر خواہی اور احسانات کا اظہار ہو اور تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے آپ کے درد اور بے قراری کے واقعات ان لوگوں کے سامنے رکھے جائیں۔ جو آپ کو بنی نوع انسان کا دشمن خیال کرتے ہیں۔ اور جن کے دل حضور سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کے بغض و عناد سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس لئے امسال بھی ایسے مضامین تجویز کئے گئے۔ جن کی بنیاد تو حضور ہی نے ڈالی۔ لیکن زمانہ کی ترقی سے آج کل تمام اقوام میں مقبول ہیں۔ یعنی

(۱) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مذاہب سے معاملہ بلحاظ تعلیم اور تعامل۔

(۲) توحید باری تعالےٰ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور زور۔

پس اب بھی خواہانِ بنی نوع انسان سے عموماً اور برادران اسلام سے خصوصاً درخواست ہے۔ کہ ۲ رجون کے جلسوں کے لئے اپنی اپنی جگہ فوراً انتظام کر کے سیکرٹری صیغہ ترقی اسلام قادیان پنجاب کو اطلاع دیں۔ مندرجہ ذیل امور کے متعلق اطلاع دینا انتظام کے لئے لازمی ہوگا۔ اندراجات صحیح اور خوشخط ہوں۔

(۱) مقام جلسہ معہ ضلع وصوبہ (۲) منتظم جلسہ معہ مکمل پتہ (۳) نام لیکچرار معہ مکمل پتہ (۴) نام اطلاع دہندہ معہ مکمل پتہ۔ اس قسم کی اطلاع آنے پر اسی تفصیل کے ساتھ دفتر ترقی اسلام کے رجسٹر میں اندراجات ہو جائیں گے۔ اور آخر مارچ یا شروع اپریل میں لیکچراروں کے نام دو نو مضامین کے متعلق مطبوعہ نوٹ بھیجے جائیں گے۔ جن سے انہیں مضامین کی تیاری میں سہولت پیدا ہو جائیگی۔ انشاء اللہ ؛

(خاکسار فتح محمد سیال۔ ایم۔ اے۔ سیکرٹری صیغہ ترقی اسلام۔ قادیان۔ پنجاب)

دوبارہ یاددہانی

جملہ انجمن ہائے احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان اخبار فاروق مورخہ ۱۴ رجنوری عرض کی گئی تھی۔ کہ وہ مجلس مشاورت ۲۹ء کے لئے اپنے اپنے نمائندوں کا انتخاب کر کے خاکسار کو ۱۵ رجنوری ۲۹ء تک مطلع کر دیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک صرف ۷ جماعتوں کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ لہذا بطور یاددہانی مکرر عرض ہے۔ کہ براہ مہربانی بہت جلد اپنے اپنے نمائندے منتخب کر کے ان کے اسمائے گرامی سے خاکسار کو مطلع فرما دیں۔ نیز منتخبہ نمائندگان مشاورت کے موقع کے لئے سوالات اور ایجنڈا کے لئے جو تجاویز بھیجنا چاہیں۔ یکم مارچ تک روانہ فرمائیں۔ تاکہ پھر ایجنڈا طیار کر کے بآسانی بروقت طبع کرایا جا سکے۔ والسلام ؛

(یوسف علی سیکرٹری مجلس مشاورت قادیان)

مجلس مشاورت

امسال مجلس مشاورت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایت کے ماتحت بتاریخ ۲۹ر ۳۰۔ ۳۱ر مارچ ۲۹ء ایام تعطیل ایسٹر منعقد ہوگی۔ چونکہ ۲۹ر تاریخ کو جمعہ ہے۔ اس لئے مجلس کا انعقاد نماز جمعہ کے بعد شروع ہوگا۔ اور اتوار کی دوپہر تک رہیگا۔ تمام جماعتیں مطلع رہیں۔ تمام خط و کتابت متعلق سوالات و ڈیلیگیٹس و تجاویز براہ راست حسب دستور سابق پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے کی جاوے۔

(ذوالفقار علی خاں ناظر اعلیٰ)

قابل فروخت سکنی اراضی

دارالامان میں ریل کے آنیسے زمینوں کی فروخت کا کام شروع ہوگیا ہے۔ لہذا جن احباب کو مکانوں کیلئے زمین کی خواہش ہو۔ ان کو واضح ہو کہ بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پیچھے بر لب سڑک ایک دوست اراضی فروخت کرتے ہیں یہ زمین نہایت باموقعہ ہے جو دارالعلوم اور دارالرحمت کے درمیان ہے۔ ایک کنال سے کم کا کوئی ٹکڑا نہیں دیا جائیگا۔ قیمت ۳۰۰ اور ۲۵۰ روپیہ فی مرلہ ہوگی۔ جس سے کم نہیں لیجائیگی۔ تمام قیمت نقد ادا کرنی ہوگی۔ جو خواہشمند اصحاب پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔ ایک کنال ۲۰ مرلہ کا ہوتا ہے۔

(خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"فاروق"

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ رجنوری ۱۹۲۹ء

تکبر سے بچو

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شائد نہیں سمجھو گے۔ کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو۔ کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے۔ کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں۔ کہ اس کو دیوانہ کر دے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال و جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے۔ وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے۔ اور وہ نہیں جانتا۔ کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے۔ کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے۔ اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے۔ وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے۔ کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے۔ اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے۔ ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے۔ کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں۔ کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے۔ وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالےٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ۔ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے۔ اور وہ کراہت کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا۔ اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو۔ کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے۔ تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے۔ تم اپنے خدا سے ڈرو پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔

(نزول المسیح صفحہ ۲۴)

کھلی چٹھی بنام مینجر صاحب اخبار پیغام حق قادیان

مختلف اخبارات میں "پیغام حق" کے اجراء کی خبر پڑھ کر میں نے پہلے نمبر سے "پیغام حق" جاری کرایا سالانہ قیمت کا وی پی وصول کیا۔ چند پرچہ آئے پھر ۸ رنومبر سے پیغام حق کا کوئی پرچہ وصول نہ ہونے سے ایک دو کارڈ لکھے گئے۔ نہ ہی کوئی پرچہ پہنچا اور نہ ہی جواب تک دیکر میرے تردد کو رفع کیا گیا۔ بجائے اس کے کہ میں اس نونہال کی اعانت کرتا۔ اس کے لئے خریدار پیدا کرنے کی سعی کرتا۔ میں خود ایک حد تک بے زار ہو گیا۔ "پیغام حق" کی ایسی پوزیشن فی الواقع لفظ پیغام حق پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ دنیا کے سامنے پیغام حق کی ایسی شرمناک حرکت کو پیش کروں۔ کسی مذہب کا صدق اور کذب اس کے دلائل صحیحہ پر مبنی ہوتا ہے۔ مگر جو امور ظاہری طور پر دیکھنے میں آئیں۔ ان پر رائے زنی کرنا ہر ایک شخص کا اخلاقی فرض ہے۔ عرصہ کے انتظار کے بعد یکم جنوری کے پیغام حق کا طلوع ہوا۔ جس پر لکھا گیا کہ سابقہ تمام پرچے بھیجدیں اور آئندہ باقاعدہ جاری رکھیں ورنہ کسی اخبار میں نوٹ درج کرایا جائیگا۔ مگر افسوس کہ آپ نے اپنی پوزیشن کو صاف نہ کیا۔ میں بلا مبالغہ اور تجربہ اور مشاہدہ یقینی کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ فاروق وقت پر بلا ناغہ اپنے خریداروں کے ہاتھ میں پہنچکر جس قدر اپنے اخبار میں اصول کو نبھا رہا ہے۔ آپ نے مقابلہ پر کھڑے ہو کر اس کا عشر عشیر بھی نہ دکھایا۔ جس کی نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ آج فاروق کے ذریعہ میں کھلی چٹھی آپ کے نام لکھنے پر مجبور ہوا۔ کہ آپ میری رقم بواپسی ڈاک بھیجکر مزید شکوہ کا موقع نہ دیں۔ پیغام حق کا کام یہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ کہ سادہ لوح مسلمانوں کی جیبیں کترتا۔ بلکہ اخباری اصول کے مطابق خدمات دینی و قومی سرانجام دیکر اپنی پوزیشن کو ہائی پیما نہ تک پہنچاتا۔ والسلام

(از قلم شیخ اللہ خاں صاحب ایڈیٹر فاروق قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرتسری رند

رہا ٹیڑھا مثال نیش کژ دم ؎
کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا ؎

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی تعریف میں دوسروں کے قلم سے بہت کچھ لکھاتا رہتا ہے۔ چنانچہ ایک نامہ نگار نے ۱۱ر جون ۲۶ء کے اہلحدیث میں امرتسری کی شان کا بالفاظ ذیل اظہار کیا ہے۔ کہ

"حضرت مولانا المنظم سلمہ اللہ کی علمی قابلیت اور فن مناظرہ میں آپ کی مہارت خصوصاً آریوں اور مرزائیوں کے متعلق آپ کی واقفیت محتاج بیان نہیں۔ ان باتوں میں آپ مانشاء اللہ ہندوستان بھر میں فرد خاص ہیں"

(اہلحدیث مذکور صـ۳)

اس لئے آج میں ناظرین فاروق کو اس "ہندوستان بھر میں فرد خاص" کی علمی "قابلیت" اور فن مناظرہ میں "ماہر" خصوصاً آریوں اور مرزائیوں کے متعلق آپ کی غیر محتاج بیان واقفیت کے چند نمونے دکھاتا ہوں۔ جن سے بالتصریح ثابت ہو جائیگا۔ کہ حضرت مولانا المنظم امرتسری باوجود ایک معمولی قابلیت رکھنے اور دین سے بے بہرہ ہونے کے نہایت کج فہم اور عقل و دانش سے کورے دروغ باف اور بہتان ساز بھی واقع ہوئے ہیں۔ فن مناظرہ کی مہارت تو امرت سری رند میں دیانند بانی آریہ سماج جتنی بھی نہیں۔ اور علمی قابلیت میں لیکھرام مقتول سے بھی گیا گذرا ہے اور آریوں اور آریوں کے متعلق واقفیت میں ہنوز ایک ابجد خواں سے بھی آگے نہیں بڑھا۔ اور مرزائیوں کے مقابلہ میں تو جناب ابھی طفل مکتب ہی ہیں۔ بہرحال میں آپ کی علمی قابلیت۔ فن مناظرہ میں مہارت آریوں اور مرزائیوں کے متعلق جناب والا کی واقفیت کا ایک ایک نمونہ پیش کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق ؛

امرتسری کی علمی قابلیت

معلوم کرنیکے لئے اہلحدیث کا تازہ پرچہ مورخہ ۱۸ر جنوری سنہ رواں دیکھ لیجئے۔ جس میں "خدائی غیرت" کی سرخی سے اپنے قوت بازو مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی ذلت کو چھپانے کی خاطر ایک آوارہ اور اپاہج لڑکے منظور کے عیسائی ہونے پر بغلیں بجاتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ :-

"مسلمانوں کو جو عیسائی ہونے سے روک تھی۔ وہ تو مرزا صاحب قادیانی نے اٹھا دی (کیونکہ اس سے پہلے تو کوئی مسلمان عیسائی ہوتا ہی نہ تھا اس لئے) امت مرزائیہ اسے خور سے سنے کہ عیسائی مذہب کا بنیادی اصول بلکہ سارا مذہب یہ ہے۔ کہ مسیح نے ہمارے لئے جان دی۔ اور مر کر کفارہ ہوا۔ اہل اسلام بتعلیم قرآن مجید سرے سے مسیح کی موت کے ہی منکر تھے۔ جس دل میں یہ یقین ہو کہ مسیح مرے ہی نہیں (اور تمام انبیاء حتیٰ کہ محمد صلعم بھی مر گئے) وہ عیسائیوں کا کفارہ کیسے مان سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے سارے علم کلام کا مدار اس پر رکھا۔ کہ مسیح (طبعی موت سے) فوت ہو گئے۔ چونکہ مفتی صادق کا لڑکا (منظور) وفات مسیح کا قائل تھا۔ اس لئے عیسائی مذہب نے اس کو صرف اتنی بات سمجھائی۔ کہ جس مسیح کی (طبعی) موت کے تم قائل ہو۔ اس کی (طبعی) موت سے غرض یہ تھی۔ کہ وہ (طبعی) موت سے) مر کر دنیا کا کفارہ ہو جائے۔ چونکہ وفات مسیح اس کے دل میں جم چکی تھی۔ اس لئے وہ عیسائی ہو گیا۔ . . . .

قرآن مجید مسیح کی (طبعی) موت سے اس لئے انکار کرتا ہے۔ تاکہ مسیحی مذہب کا بنیادی پتھر کفارہ (جو مسیح کی طبعی موت پر قائم کیا گیا ہے) ٹوٹ جائے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ مسیح کا (طبعی طور پر) مرنا تو عیسائیوں کی زندگی ہے۔ مسیح کی (طبعی) موت ثابت کرنے سے ان کے کفارہ کو تو پہنچے کے علاوہ ان کی انجیلی روایت کی (کہ وہ طبعی موت سے مر گیا) تصدیق ہوتی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں (صلیب پر) یسوع نے چلا کر جان دی۔ احمدی دوستو! اللہ کے نہیں تو مخلوق کے لئے غور کرو۔ کہ تم دنیا کو ایسا احمق کیوں سمجھتے ہو۔ کہ وہ تمہاری اس چال سے (کہ مسیح طبعی موت سے مثل دیگر انبیاء کے مر گیا) واقف نہ ہو گی۔ کہ قوت تو پہنچاؤ مسیحی مذہب کو مسیح کی (طبعی) موت سے نیوپختہ کرو کفارہ مسیح کی اور نام رکھو کہ ہم خدمت اسلام کر رہے ہیں"

(اہلحدیث ۱۸ر جنوری ۲۹ء صـ۳ و ۳)

یہ ہے ناظرین! اعور العین فی پنجاب ثناء اللہ امرت سری کی علمی قابلیت کی ایک ادنیٰ مثال جو آپ نے فضیلت کی دستار سر پر رکھ کر تحریر فرمائی ہے میں نے امرتسری کا بیان نقل کرتے ہوئے درمیان میں انڈر بریکٹ جو الفاظ ایزاد کئے ہیں۔ ان سے ہی بغیر کسی مزید تشریح کے فاضل امرتسری کی فضیلت کی دستار تار تار ہو جاتی ہے۔ مگر تاہم میں اس کو اور واضح کر کے اس کی "علمی قابلیت" کا پردہ اٹھا دیتا ہوں۔ ذرا غور سے ملاحظہ کیجئے!

امرتسری کی جہالت

اقتباس بالا میں جناب "مولانا المعظم" امرت سری پارسا فرماتا ہے۔ کہ عیسائیوں کے مذہب کا سارا مدار اور کفارہ کی بنیاد مسیح ناصری کی وہ طبعی موت ہے۔ جس کو حضرت مرزا صاحبؑ نے بدلائل ثابت کیا ہے۔ اور عیسائی مذہب اپنے کفارہ کو اسی بنا پر مانتا ہے۔ کہ مسیح ناصری چونکہ طبعی موت سے مر گیا۔ اس لئے ہمارے گناہوں کا کفارہ (بدلہ) ہو گیا۔ یعنے ہر ایک عیسائی کو مسیح کی مطلق موت پر جو کسی غیر معمولی طریق سے نہ ہوئی ہو ایمان لانا چاہیئے۔ یہی کفارہ نجات ہے۔ کیا کوئی اہل علم ایسا کہہ سکتا ہے؟ کہ عیسائیوں کا یہ مذہب ہے۔ کہ مسیح ناصری کے مطلق طبعی موت سے وفات پانے پر کفارہ کی بنیاد قائم ہو جاتی ہے؟ جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ عیسائیوں کے مذہب کی بنیاد اور کفارہ مسیح کا مدار مسیح کی طبعی موت پر ہے۔ اس کے جاہل نہیں بلکہ اجہل ہونے میں بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے؟ کون نہیں جانتا۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیوں کے مذہب کا بنیادی پتھر کفارہ ہے۔ اور کفارہ کا قیام مسیح کے صلیب پر مارے جانے سے ہے نہ کہ طبعی موت پر۔ اور جب یہ امر ثابت کر دیا جائے کہ مسیح ناصری اپنی معمولی طبعی موت سے وفات پا گئے۔ تو صلیبی موت کا عقیدہ بالکل غلط ہو کر کفارہ باطل ہو جاتا ہے۔ اسی قابلیت پر امرتسری مذکو عالم بتایا جاتا اور اسی معلومات پر اس کو ہندوستان بھر میں فرد فاضل" فرمایا جاتا ہے۔ جس اجہل کو یہ بھی علم نہیں۔ کہ عیسائی کفارہ کی بنیاد "صلیبی موت" ہے نہ کہ "طبعی موت"۔ کیا امرتسری ملا اپنی فضیلت کے ثبوت میں عیسائیوں کی کسی کتاب سے یا کسی عیسائی کی زبان سے یہ پیش کر سکتا ہے۔ کہ کفارہ مسیح کا عقیدہ مسیح کی معمولی طبعی وفات پر منحصر ہے۔ نہ کہ خیر معمولی صلیبی قتل پر؟

امرتسری کی حماقت

پس امرت سری رند کا یہ لکھنا کہ "عیسائی مذہب کا بنیادی اصول بلکہ سارا مذہب صرف یہ ہے۔ کہ مسیح نے ہمارے لئے جان دی۔ اور مر کر کفارہ ہوا۔ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسا دیانند علیہ ما علیہ کا یہ لکھنا کہ قرآن میں لکھا ہے۔ کہ "تم اُس آگ سے ڈرو۔ جس کا ایندھن آدمی ہیں اور کافروں کے واسطے پتھر تیار کئے گئے ہیں"۔ ستیارتھ باب ۱۴ دفعہ ۸) نہ قرآن مجید میں اس مفہوم کی کوئی آیت ہے۔ نہ عیسائی مذہب کا بنیادی اصول یہ ہے۔ کہ مسیح نے ہمارے واسطے طبعی موت سے جان دیکر کفارہ ادا کیا۔ اس لئے میں امرت سری رند اور پارسا کو

چیلنج دیتا ہوں،

کہ اگر وہ یہ ثابت کر دے۔ کہ مسیح ناصری کی طبعی وفات ماننے سے عیسائی مذہب کو تقویت پہنچکر کفارہ کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ اور کفارہ کے بنیادی اینٹ اور عیسائی مذہب کی ساری عمارت مسیح کے صلیب پر جان دینے پر قائم نہیں رہتی۔ تو میں امرتسری کو بڑا عالم۔ بڑا فاضل۔ فن مناظرہ کا بڑا ماہر اور بڑا دیانتدار ماننے کے علاوہ اس کی حق الخدمت کا معاوضہ بھی

ایک سو روپیہ انعام

دوں گا۔ کیا امرت سری اس کے لئے آمادہ ہوگا۔ کیا وہ یہ ثابت کر سکتا ہے؟ کہ مسیح کی طبعی موت پر کفارہ کی بنیاد ہے۔ نہ کہ صلیبی موت پر؟ زمانہ خود دیکھ لے گا۔ (باقی آئندہ)

موجودہ وید الہامی نہیں

اخبار "پرکاش" لاہور کا اوندھی کھوپڑی والا ایڈیٹر جہاشہ کرشن ۱۳ر جنوری کے پرکاش میں "وید الہامی ہیں" کی سرخی سے اپنی بے علمی کا امرتسری رند کی قے چاٹ کر اس طرح اظہار کرتا ہے۔ کہ:۔

"قادیانی کس منہ سے وید کے الہامی ہونے پر آریوں سے مباحثہ کرتے ہیں۔ جب ان کے زمانہ حال کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی اپنی آخری کتاب میں اس بات کا اقبال کر گئے ہیں کہ وید الہامی ہیں۔ دیکھئے "پیغام صلح" میں مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔ وید انسان کی افتراء نہیں۔ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں"

(صفحہ کالم ۳)

یہ لکھکر آگے قادیانی خلیفہ سے سوال" کرتا ہے۔ کہ "جناب مرزا محمود خلیفہ قادیان بتائیں۔ کہ مندرجہ بالا اقتباسات کی صحت کے متعلق ان کا کیا خیال ہے۔ کیا وہ انہیں صحیح سمجھتے ہیں یا نہیں؟ اگر سمجھتے ہیں تو بتائیں۔ کہ وہ اور ان کے انویائی (مرید) کس منہ سے وید کے الہامی ہونے کے خلاف زبان کھول سکتے ہیں۔ اپنے نبی کے احکام کی تعمیل میں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ببانگ دہل وید کے الہامی ہونے کا اقرار کریں۔ اور ویدوں کے الہامی ہونے نہ ہونے پر اپنے نبی کے حکم کی خلاف ورزی نہ کریں۔ دیکھئے قادیان کی سرکار سے کیا جواب ملتا ہے؟" (صفحہ کالم ۴)

اس جہالت کی ۲۰ر جنوری کے "پرکاش" میں مزید توضیح کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ:۔

"مرزا غلام احمد صاحب نے یہ تسلیم کر کے کہ "ہم وید کو خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ اور اس کے رشیوں کو مقدس اور بزرگ سمجھتے ہیں" احمدیوں کے لئے عجیب مشکل پیدا کر دی ہے۔ اس مشکل سے احمدیوں کا چھٹکارا کیسے ہو؟ اس کا حل آخر پیغام صلح (اخبار لاہور) نے ڈھونڈھ نکالا ہے۔ وہ ۱۴ر جنوری کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ "جن ویدوں کو حضرت مسیح موعود نے الہامی کہا ہے۔ وہ موجودہ وید نہیں"

(صفحہ ۶ کالم ۲)

پھر اس کے جواب میں پرکاش کا خبطی الحواس ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ:۔

"مرزا صاحب کے کلام میں اگر کوئی اس قسم کا اشارہ تک پایا جاتا۔ تو اس کا احمدیوں کو بہت کچھ سہارا مل جاتا۔ لیکن مصیبت تو یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب اس قسم کے حل کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے موجودہ ویدوں سے کہیں بھی روگردانی نہیں کی۔ بلکہ مفروضہ غلطیوں کے لئے بھی خود وید کو ذمہ دار نہیں گردانا۔ بلکہ بھاشیہ کاروں کو۔ گویا یہی نہیں کہ مرزا صاحب نے موجودہ ویدوں کو وید نہیں مانا بلکہ انہیں ویدوں میں تحریف کا بھی مطلقاً کوئی شک و شبہ نہیں۔ اندریں حالت پیغام کا یہ حل ایک لایعنی کوشش ہے"

(پرکاش ۲۰ر جنوری صفحہ ۲۹ صفحہ ۶)

قادیانی سرکار سے جواب

مولوی ثناء اللہ امرتسری رند نے بھی اسی قسم کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون ۲۸ ردسمبر ۲۸ء کے اہلحدیث میں لکھ کر اپنی مناظرانہ اور فاضلانہ قابلیت کی مٹی پلید کی ہے جس کا جواب انشاء اللہ ثناء اللہ کو آگے رکھ کر دیا جائیگا۔ اس کے بعد وسہ پر مسٹر کرشن نے یہی مضمون بالا دھر گھسیٹا اور اپنی نافہمی پر اپنے ہاتھ سے مہر کر دی۔ آریہ ایڈیٹر نے مندرجہ صدر اقتباس میں پانچ دعوے کئے ہیں۔ جن کو ہم نمبروار درج کر کے قادیانی سرکار کی طرف سے جواب دیکر مہاشہ کرشن کی احمدیہ لٹریچر سے ناواقفی کا کامل ثبوت دیتے ہیں۔ آریہ ایڈیٹر کہتا ہے۔ کہ:۔

(۱) حضرت مسیح موعودؑ نے ویدوں کو الہامی اور خدا کا کلام مانا ہے۔

(۲) ویدوں کو الہامی مان کر مرزا صاحبؑ نے احمدیوں کو مشکل میں پھنسا دیا ہے۔ جس سے چھٹکارا ناممکن ہے۔

(۳) اخبار پیغام صلح لاہور نے جو اس کا حل یہ کہکر کیا ہے۔ کہ موجودہ ویدوں کو مرزا صاحبؑ نے الہامی نہیں مانا۔ یہ بالکل غلط ہے۔

(۴) کیونکہ مرزا صاحب نے اس حل کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ بلکہ انہوں نے تو صرف موجودہ ویدوں کو وید ہی نہیں مانا۔ بلکہ ان کو تو ویدوں میں تحریف کا بھی مطلق شک وشبہ نہیں۔

(۵) بحالات بالا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے سوال کرتا ہے۔ کہ وہ بتائیں مرزا صاحبؑ کے اس عقیدہ کو صحیح سمجھتے ہیں یا غلط؟

ہمارا جواب مختصر تو یہ ہے۔ کہ جن ویدوں کو حضرت مرزا صاحبؑ نے خدا کا کلام اور الہامی مانا ہے۔ ان کو ہم بھی الہامی مانتے ہیں۔ مگر موجودہ ویدوں کو حضرت مسیح موعودؑ نے الہامی نہیں مانا۔ نہ ان کو غیر محرف تسلیم کیا۔ اس لئے احمدیوں کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ اب ذرا تفصیلی جواب سن لو۔

امر اوّل۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسی پیغام صلح میں جو اکمل صورت میں چھپنے کے بعد شائع کیا گیا تھا۔ ویدوں کے متعلق جو لکھا ہے۔ اس کو مہاشہ کرشن نے پڑھا نہیں۔ یا عمداً چھوڑ دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ:۔

"ہم ویدوں کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔ اگرچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقہ کو خدا پرست نہیں بنا سکی۔ اور نہ بنا سکتی تھی۔ اور جو لوگ اس ملک میں بُت پرست یا آتش پرست یا آفتاب پرست یا گنگا کی پوجا کرنے والے اور ہزارہا دیوتاؤں کے پجاری یا جین مت یا بدھ مت والے پائے جاتے ہیں۔ وہ تمام لوگ اپنے مذہب کو وید ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور وید ایک ایسی مجمل کتاب ہے۔ کہ یہ تمام فرقے اسی میں سے اپنے اپنے مطلب نکالتے ہیں۔ . . . اگرچہ ہم نے وید میں پتھر کی پرستش کا ذکر تو کہیں نہیں پڑھا۔ لیکن بلاشبہ اگنی۔ وایو۔ جل اور چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش سے وید بھرا پڑا ہے"

(پیغام صلح مطبوعہ بار دوم صفحہ ۱۱)

اب مہاشہ کرشن بتائے۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحبؑ اسی وید کو خدا کا کلام اور الہامی مانتے ہیں۔ جس کی تعریف الفاظ بالا زیر خط میں جن کو ایڈیٹر پرکاش نے اپنے خلاف سمجھکر نقل نہیں کیا درج ہے؟ پھر صاف اور کھلے لفظوں میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی آخری اور مکمل کتاب "چشمہ معرفت" میں ایڈیٹر پرکاش کے دعویٰ نمبر ۳ مندرجہ بالا کی اس طرح تردید کر دی ہے۔ کہ جائے دم زدن نہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(الف) "یہ تو ہم مانتے ہیں۔ کہ ابتدائے آفرینش میں بھی اس وقت کے انسانوں کے لئے خدا تعالےٰ نے کوئی کتاب دی تھی۔ مگر یہ نہیں مانتے۔ کہ وہ کتاب وید ہی ہے"

(ب) "وید اس زمانہ کی کتاب ہے۔ جبکہ دنیا ہر ایک نیک وبد سے خوب آباد ہو چکی تھی۔ اور اہل دنیا کے تمام ضروری اسباب پیدا ہو چکے تھے"

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۶)

(ج) یہ بات فی الواقع صحیح اور درست ہے۔ کہ ابتداء آفرینش میں ہدایت کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے کتاب نازل ہوئی ہے۔ مگر وہ کتاب موجودہ وید نہیں ہے۔ بلکہ وہ کتاب آفرینش میں بھی ایک الہامی کتاب نوع انسان کو ملی تھی۔ مگر وہ وید ہرگز نہیں ہے۔ اور موجودہ وید کو خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرنا اس پاک ذات کی توہین ہے" صفحہ ۱۶

(د) "ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی پہلے زمانہ میں یہی وید تھا بلکہ ہماری رائے یہ ہے۔ کہ یہ ایک محرف مبدّل کتاب ہے۔ کچھ تو باعتبار الفاظ کے اور کچھ باعتبار معنوں کے۔ اور ہمارے نزدیک ممکن اور اغلب ہے کہ کوئی اصل کتاب خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوگی۔ پھر کچھ کم کی گئی ہے اور کچھ زیادہ کی گئی۔ اور صورت بدلائی گئی ہے۔ اور موجودہ وید بلاشبہ ایک گمراہ کرنے والی کتاب ہے"

(ھ) پس جس جگہ ہم وید پر کوئی حملہ کرتے ہیں۔ یا اس کی تکذیب کے دلائل پیش کرتے ہیں۔ اس جگہ یہی موجودہ وید مراد ہے۔ جو سراسر محرف مبدّل ہے۔ نہ وہ اصل وید جو کسی زمانہ میں خدا کی طرف سے آیا تھا۔ اور ہم خدا کی تمام کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ایسا ہی اس وید پر جو کسی زمانہ میں ملک ہند کے کسی نبی پر نازل ہوا ہوگا۔ مگر موجودہ وید کی نسبت ہم اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے کہ جس قدر گندے فرقے مخلوق پرستوں کے اس ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ سب وید کی ہی مہربانی ہے" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۷)

کہو مسٹر کرشن! ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام مبارک سے ہی آپ کے سارے دعوے موجودہ وید کے الہامی ہونے کے متعلق خاک میں ملا دیئے ہیں یا نہیں؟ اور بتاؤ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے احمدیوں کیلئے کوئی مشکل پیدا کر دی ہے۔ یا آریوں کو سخت مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ کہ وہ پہلے اس بات کا تو ثبوت پیش کریں کہ موجودہ وید ہی وہ وید ہے۔ جو ابتداء زمانہ میں خدا کی طرف سے نازل ہوا تھا۔

ہمارا سوال اب کرشن آریہ سے ہمارا سوال ہے وہ بتائے کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے موجودہ وید کو محرف اور مبدل اور غیر الہامی صاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاف فرما کر احمدیوں کے لئے پوری گنجائش چھوڑ دی ہے۔ یا نہیں۔ کہ موجودہ وید الہامی نہیں ہیں۔ بلکہ بلاشبہ ایک گمراہ کرنے والی کتاب ہے۔" اور حضرت خلیفۃ المسیح اور ان کے انویائی (مرید) یہ کہنے پر حق بجانب ہیں یا نہیں کہ۔ بیشک ابتداء دنیا میں بھی کوئی الہام خدا کی طرف سے انسانوں کے لئے آیا تھا۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کا نام وید ہو۔ ہم اس کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔ لیکن موجودہ وید بلاشبہ محرف و مبدل کتاب ہے۔ اور اس کو الہامی ماننا خدا تعالےٰ کی توہین ہے۔ کیوں تسلی ہوئی یا کچھ کسر باقی ہے؟ امید ہے کہ آئندہ ایسی بے تکی بات احمدیوں کے سامنے نہ پیش کروگے۔ ورنہ ہم آپ کی مزید اطمینان کرنے کو ہر وقت حاضر ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

بمقابلہ

صداقت مسیح موعود کی قبالی ڈگری

(بحث)

معزز ناظرین! جناب مولینا مولوی ثناء اللہ صاحب سند فاضل امرتسری نے اہل کتاب کے مقابلہ میں جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقِ رسالت پر توریت شریف سے مندرجہ ذیل دلیل جو مسلمات خصم سے تھیں بیان فرمائی ہے۔ یہ نہایت قابلِ قدر ہے۔ جس کو قرآن مجید نے بھی سورہ الحاقہ رکوع دو میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ اور اگر (اے محمدؐ) تو ہماری طرف سے کوئی ایسی بات کہے۔ جو ہم نے نہیں کہی۔ تو ہم تجھ کو ماخوذ کرکے تیری رگِ جان کاٹ دیں۔

اب رشید و سعید احباب اپنی اپنی جگہ۔ اپنی خداداد قابلیت سے مولوی ثناء اللہ کی مندرجہ ذیل دلیل کو پڑھ کر للہ غور فرمائیں۔ کہ جن کی بیان کردہ یہ دلیل ہے۔ کیا ان کو بھی کوئی حق رہتا ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کی تکذیب کریں؟ (وھو ھذا

"اور ایسا ہوگا۔ کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ (نبی) میرا نام لے کر کہے گا۔ تو میں اس سے حساب لوں گا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا میں نے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے۔ تو وہ نبی قتل کیا جاوے۔

یہ عبارت زیر خط واضح طور پر ہمیں ایک قانون الٰہی سے آگاہ کرتی ہے۔ اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم میں جہاں اور قوانین الٰہی ہیں۔ یہ بھی ہے۔ کہ کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔ اس سے یہ نہ کوئی سمجھے۔ کہ جو نبی قتل ہو۔ وہ جھوٹا ہے۔ بلکہ اس میں عموم و خصوص مطلق ہے۔ یعنی یہ ایسا مطلب ہے۔ جیسا کوئی کہے۔ کہ جو زہر کھاتا ہے مرجاتا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ ہر مرنے والے نے زہر کھائی ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ جو کوئی زہر کھائے گا۔ ضرور مرے گا۔ اور اس کے سوا بھی کوئی مرے تو ہو سکتا ہے۔ گو اس نے زہر نہ کھائی ہو۔ یہی تمثیل ہے۔ کہ دعویٰ نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے۔ جو کوئی یہ زہر کھائیگا ہلاک ہوگا۔ اگر اس کے سوا کوئی ہلاک ہو ممکن ہے۔ ہاں یہ نہ ہوگا۔ کہ زہر کھانے والا بچ رہے۔"

(بلفظہ بقدر الحاجۃ۔ مقدمہ تفسیر ثنائی جلد اوّل صفحہ ۱۶ و ۱۷۔ (مع حاشیہ)

معززین والاکرام! اس دلیل سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت دیا ہے۔ کہ اگر معاذ اللہ آنحضرت صلعم نبوت کے جھوٹے مدعی تھے۔ تو کیوں اس قانونِ خداوندی سے بچ کر طبعی موت سے فوت ہوئے؟ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپؐ صادق رسولؐ تھے۔ تبھی تو قتل نہیں ہوئے اور وفات پائی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب پر اتمام حجت

مندرجہ بالا دلیل میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ امر بیان کئے ہیں۔ جن کو قانونِ الٰہی تسلیم کیا ہے (۱) نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا جان سے مارا جاتا ہے۔ (ب) نبوت کا جھوٹا دعویٰ مثل زہر کے ہے۔ (ج) جو یہ زہر کھائے گا۔ اس کا بچنا ناممکن ہے۔

اب ہم اہل ایمان سے پوچھتے ہیں۔ وہ انصاف سے خدا کو حاضر ناظر جان کر فرمائیں۔ کہ جو صاحب سچے اور جھوٹے نبی کی شناخت کا یہ معیار منجانب خداوند جل شانہ قرار دیتے اور تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جھوٹا نبی یقیناً قتل کیا جاتا ہے۔ اور جو نبوت کا دعویٰ کرکے طبعی موت سے فوت ہو۔ اس کو اپنے دعویٰ میں سچا سمجھنا چاہیئے۔ وہ صادق نبی ہے۔ اور اس سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرتے ہیں۔

اور اسی قانون کے مطابق حضور فداہ روحی کو جو خدا کے اس قانون سے مستثنےٰ ہے یعنی قتل نہیں کئے گئے۔ اور آپؐ طبعی موت سے فوت ہوئے بروئے دلیل توریت شریف خصم کو منوانا چاہتے ہیں۔ کہ آپؐ نبوت کاذبہ کے مدعی نہ تھے۔ تو پھر حضرت فاضل امرتسری کا کیا حق ہے کہ وہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ السلام کو جھوٹا نبی قرار دیں؟ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلِ حدیث امرتسری سے مندرجہ ذیل باتیں دریافت فرمائیں۔

(۱) آیا مرزا صاحب غلام احمدؑ نے نبوت کا دعویٰ کیا یا نہیں؟

تو اس کا جواب وہ یہ ہی دیں گے۔ جیسا کہ وہ تحریر فرما چکے ہیں "وہ (مرزا) مدعی نبوت و رسالت اور وحی و الہام تھا۔ حالانکہ ان میں سے کچھ بھی نہ تھا۔" (اہلحدیث ۱۲ جون ۱۹۰۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاشیہ صفحہ ۴) آپ پھر یہ دریافت فرمادیں۔ کہ

(۲) جبکہ وہ مدعی نبوت ورسالت تھا۔ تو یہ دعویٰ اس کا نبوت کاذبہ کا تھا یا صادقہ کا؟

تو اس کا جواب وہ یہ ہی دیں گے۔ جیسا کہ وہ تحریر فرما چکے ہیں "مرزا مفتری علی اللہ ہے۔ اسے خدا پر بھی ایمان نہیں" (فتویٰ شریعت ۶ صفحہ ۹) آپ پھر یہ دریافت فرمادیں۔ کہ

(۳) جس حال میں مرزا مفتری علی اللہ مدعی نبوت کاذبہ تھا۔ تو نبوت کاذبہ کا دعویٰ کیسا ہے؟

اس کا جواب وہ یہ ہی دینگے۔ جیسا کہ وہ تحریر فرما چکے ہیں "دعویٰ نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے" (مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱۶) آپ پھر یہ دریافت فرمادیں۔

(۴) جب کہ مرزا کاذب مدعی نبوت تھا۔ تو اس کے متعلق خدا تعالےٰ کا کیا قانون ہے؟

اس کا جواب وہ یہ دینگے۔ جیسا کہ وہ تحریر فرما چکے ہیں "وہ جان سے مارا جاتا ہے۔ کیونکہ جو کوئی زہر کھائے گا ہلاک ہوگا۔ یہ نہ ہوگا۔ کہ زہر کھانے والا بچ رہے" (مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱۷) آپ پھر یہ دریافت فرمادیں۔

(۵) فرمایئے مولانا مرزا جان سے مارا گیا یا طبعی موت سے فوت ہوا؟

اس کا جواب وہ یہ ہی دینگے۔ جیسا کہ وہ تحریر فرما چکے ہیں "۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا صاحب ہیضہ اور درد گردہ سے لاہور میں فوت ہوگئے (ضمیمہ مرتع قادیانی بابت جون ۱۹۰۸ء)

اس سوال وجواب کے بعد آپ نہایت متانت کے ساتھ ان سے دریافت فرمادیں۔ کہ حضرت فضیلت مآب بقول آنجناب مرزا صاحب تو مدعی نبوت کاذبہ تھے۔ اور بہ تصدیق جناب والا نبوت کاذبہ کا مدعی جان سے مارا جاتا ہے۔ کیونکہ نبوت کاذبہ کا دعویٰ مثل زہر کے ہے۔ جو کوئی زہر کھائے گا ہلاک ہوگا۔ یہ نہ ہوگا کہ زہر کھانے والا بچ رہے۔ تو آپ سے آپ کے ہی الفاظ میں اب سوال یہ ہے۔

کیا وجہ کہ (قانون مذکورہ مسلمہ ومصدقہ جناب سے) بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد مستثنےٰ رہا۔ حالانکہ بقول آں مکرم بانی سلسلہ احمدیہ کاذب تھا؟ ہم پھر پوچھتے ہیں۔ کیا باعث کہ مقدمہ تفسیر ثنائی کی عبارت مذکورہ کے موافق مرزا صاحب کے گلے پر تلوار نہ پھری۔ اور یعصمک اللہ من عندہ وان لم یعصمک الناس براہین احمدیہ صفحہ ۱۱ نے پورا جلوہ دکھایا ہی نہیں بلکہ نمایاں ترقی کی جو اظہر من الشمس ہے۔ کیا حضور کی تفسیر ثنائی کی عبارت بالا قانون الٰہی نہیں؟ کیا کسی احمدی نے اس پر دم کردیا۔ یا دھوئی کا پانی اس پر ڈال دیا؟ آخر ہوا تو کیا ہوا۔ کہ جو اس کے مطابق حضرت مرزا صاحب کی نبوت بھی بلا کلام حق ہے۔ لہذا آپ کا کم سے کم اتنا فرض تو ضروری ہے۔ کہ خاتم الخلفاء وسید الاولیا احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو تسلیم کریں۔ ورنہ مرزا صاحب کی تکذیب کے ساتھ مقدمہ تفسیر ثنائی کی دلیل مذکورہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تکذیب کریں (از تفسیر ثنائی صفحہ ۱۷ بطور معارضہ بالقلب) ع

تو آپ اپنے جال میں صیاد آگیا

عجب کچھ بیچ میں ہے سینے والا جیب ودامن کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو یہ ادھڑا تو وہ ٹانکا

ناظرین باتمکین جب تک اس کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری نہ دیں۔ اس وقت تک فاضل امرت سری رند کا سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مناظرہ کی دعوت دینا محض ناانصافی ہے۔ اس بحث کو مفصل دیکھنا چاہیں۔ تو "چودھویں صدی کا یہودی" دفتر اخبار "فاروق" قادیان سے منگا کر پڑھیں۔ جس کے لئے صرف چھ آنہ کے ٹکٹ ڈاک بھیجدیں۔

ایک مختصر بات

(قرآن کریم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی کا کوئی ثبوت نہیں ہے) چنانچہ یکم فروری ۱۹۱۰ء کے اخبار اہلحدیث میں ایک شخص مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری سے سوال کرتا ہے "کہ ان چاروں نبیوں کی بابت کہ زندہ ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ وحضرت ادریسؑ آسمان پر زندہ ہیں۔ اور حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ زمین پر زندہ ہیں۔ ان عقائد کی بابت شرع شریف کیا حکم دیتی ہے" اس کا جواب مولوی صاحب اڈیٹر اخبار اہلحدیث نے یہ دیا ہے۔ کہ "حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی تو صرف احادیث سے ثابت ہوتی ہے۔ مگر باقی کسی حضرت (نبی) کی زندگی ثابت نہیں" عذ کا شکر ہے کہ غیر احمدی علماء بالخصوص مولینا ثناء اللہ صاحب امرت سری اس بات کو مان گئے ہیں۔ کہ قرآن شریف میں عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا کوئی ثبوت نہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ قرآن مجید میں حیات مسیح کے مذکور ہوتے ہوئے حدیث شریف کا حوالہ دیتے۔ اور بقول اہلحدیث صاحبان ع

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن

کلام اللہ کو بالکل چھوڑ ہی دیتے ؛

ناظرین! یہ ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ ہمارے بڑے بڑے مخالف اور معاند مولوی صاحبان بھی قرآن کریم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا ثبوت اپنے پاس نہیں رکھتے۔ لیکن باوجود اس کے کیا مجال ہے کہ اس غلط اور بے بنیاد عقیدہ کو ترک کردیں۔ خدا تعالےٰ انہیں ہدایت بخشے آمین۔ اور اس کا ایک ثبوت یہ ہے۔ کہ علمائے دیوبند بھی مباہلہ کے تلخ پیالہ سے بچنے کے لئے مناظرہ کی طرح ڈالنے پر مجبور ہوئے تھے۔ اور وہ بھی صداقت مسیح موعود پر نہ کہ حیات وممات عیسیٰ علیہ السلام پر۔ فتدبروا ؛

تذکرۃ المہدی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیس سالہ حالات جو بچشم خود حضور کی صحبت مبارک میں رہکر اخویم پیر سراج الحق صاحب نعمانی جمالی یالنوی سلمہ اللہ نے دیکھے۔ اور پھر مسلسل ایک سال تک اخبار "الحق دہلی" میں لکھکر شائع کئے۔ جن کو حضرت خلیفۃ اول نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور تمام اکابرین سلسلہ نے ملاحظہ فرماکر بے حد پسند کیا۔ یہ کتاب بالکل نایاب ہے۔ صرف اس کے دو نسخے دستیاب ہوئے ہیں۔ جن کی قیمت الوقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجات حقیقی

(گذشتہ سے پیوستہ)

(※)

نجات کے اقسام

نجات کی پہلی قسم دنیاوی عذاب و مصائب سے چھوٹنا ہے۔ چونکہ دنیاوی تکالیف کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ اس لئے اس نجات کی پہلی قسم کی مختلف شاخیں ہونگی۔ دنیاوی تکلیف کبھی انسان پر جسمانی لحاظ سے وارد ہونگی۔ کبھی مال کے لحاظ کبھی عزت کے لحاظ سے۔ کبھی دماغی پراگندگی خیالات سے کبھی دلی حسرت و یاس کے لحاظ سے ہوگی۔

دنیاوی تکالیف جو انسان کو جسمانی لحاظ سے پہنچتی ہیں۔ وہ بیماریاں ہیں۔ جو اسے رنج و آلام میں مبتلا کرتی ہیں۔ اور ان بیماریوں سے خلاصی پانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے دو طریقے بیان فرمائے ہیں (۱) کہ دوائیں جو اللہ تعالےٰ نے بیماریوں کے قلع قمع کرنے کے لئے دنیا میں پیدا کی ہیں۔ ان کو استعمال کرے (۲) جن بے اعتدالیوں اور بے اعتدالیوں سے وہ مرض لاحق ہوئی ہیں۔ ان کو چھوڑ دیوے۔ اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ ایسی تکالیف کے وقت انسان ناامید نہ ہو۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے عطا کردہ سامانوں کو استعمال کرکے اور ساتھ ہی خدائی صفات پر یقین رکھے۔ اور اس کی رحمت کا امیدوار ہو۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک انسان اپنی ظاہری بیماریوں سے تنگ آکر خودکشی کر لیتا ہے۔ یہ ناامیدی کیوجہ سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ایسی تکالیف کا علاج دعا بھی بیان کیا ہے۔ مثلاً فرمایا (۱) امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء۔ دوسری جگہ فرمایا۔ واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ تیسری جگہ فرمایا۔ اور حدیث نبوی میں فرمایا۔ لکل داء دواء۔ ایسے ہی مالی مشکلات یا دیگر دنیاوی تکالیف ہوتی ہیں۔

اس جگہ یہ یاد رہے۔ کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے دنیوی تکالیف دو قسم کی ہوتی ہیں۔ یعنی یہ دنیاوی تکالیف جو جسمانی لحاظ سے یا مالی لحاظ سے یا عزت وغیرہ کے لحاظ سے آتی ہیں۔ ان سب کی دو صورتیں ہیں۔ بعض طبعی عذاب ہوتے ہیں۔ بعض شرعی۔

کچھ طبعی تکالیف ایسی ہوتی ہیں۔ جو بعض وقت انسان خود اپنی مرضی سے چاہتا ہے اور ایسی تکالیف ہمیشہ انسانی ترقی و بہبودی کا باعث ہوتی ہیں۔ مثلاً ماں اپنے بچہ کے لئے سینکڑوں تکلیفیں برداشت کرتی ہے۔ اب اسے عذاب نہیں کہا جائے گا۔ اسی طرح ایک طالب علم رات بھر جاگتا ہے۔ تھوڑا کھانا کھاتا ہے۔ ہر قسم کے راحت و آرام کے مشاغل چھوڑ کر تکالیف اٹھاتا ہے۔ تو یہ بھی عذاب نہیں ہونگے۔ کیونکہ یہ ترقی مدارج کے لئے ہوتی ہے۔ جب یہ تکالیف عذاب نہ ہوئیں۔ تو نجات کیسی۔

پھر بعض تکالیف جو طبعی ہوں جو انسان پر طبعی قانون کی خلاف ورزی پر آتی ہیں۔ ان سے بھی خلاصی مل جاتی ہے۔ مگر ان تکالیف کو عذاب نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ عذاب اسلامی اصطلاح میں شرعی حکم کی سزا کو کہتے ہیں۔ پس انسان بعض احکام کی مخالفت میں خدا تعالےٰ کی طرف سے جسمانی۔ مالی۔ عزت وغیرہ کے عذابوں میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اور اسلامی نقطہ خیال سے وہ عذاب انسانی تبدیلی گریہ وزاری سے معاف کئے جاتے ہیں۔ جس کا اوپر ذکر ہو چکا۔

نجات کی دوسری قسم: بد عقائد کا عذاب ہے یعنی بعض ایسے عقائد ہوتے ہیں۔ جن کو خود انسان کا ضمیر برا مانتی ہے۔ اور نفرت کرتی ہے بظاہر اس عقیدے کا قائل ہوتا ہے۔ اور اس کی تائید بھی کرتا ہے۔ مگر اس کی ضمیر اسے لعنت ملامت کرتی ہے۔ کہ تو جھوٹ بول رہا ہے۔ پس یہ ضمیر کا عذاب ہے۔ اور اس سے بچنا دوسری قسم کی نجات ہے۔ مگر اس نجات کا قائل صرف اسلام ہے۔ بایں طور کہ دوسرے مذاہب میں ایسے عقائد ہیں۔ جو انسانی ضمیر کے صریحاً خلاف ہیں۔ اور ایسے عقائد سے دوسرے مذاہب کے لوگ اندر ہی اندر عذاب و دکھ محسوس کرتے رہتے ہیں۔ اور اسلام ان عقائد کی تردید سے اس درد و جلن کو دور کرتا ہے۔ اور صاف بتاتا ہے۔ کہ دیکھا یوں الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔ کہ ان عقائد کیوجہ سے جو عذاب ان کو پہنچتا ہے۔ اس رنج و تکلیف سے بچنے کا سامان یہی ہے۔ کہ وہ مسلمان ہو جاویں اور مسلمانوں کے صحیح عقائد وغیرہ کو دیکھ دیکھ اور اپنے رسوم و عادات و عقائد سے تکلیف اٹھاتے ہوئے خواہش کرتے ہیں۔ کہ کاش ہم مسلمانوں میں شامل ہوتے۔ اور یہ اعتراض جو ہمارے عقیدے پر پڑتے ہیں۔ اور ہمیں ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ اور ہماری ضمیر بھی نفرت کرتی ہے۔ آج ہم پر نہ ہوتے۔

نجات کی تیسری قسم:۔ تیسرا عذاب انسان پر بد اعمالی کا ہوتا ہے۔ اس عذاب سے بھی صرف اسلام ہی نجات دلاتا ہے۔ باقی کوئی ایسا مذہب نہیں جو بد اعمالی سے نجات دلا سکے۔ تمام مذاہب ایسے ہیں۔ جو انسان کو گناہوں سے پاک نہیں ٹھہراتے۔ بلکہ ان کا خیال ہے۔ کہ انسان ہونا اور پھر گناہ سے پاک ہونا دو متضاد باتیں ہیں۔ یہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ جو انسان ہوگا۔ وہ ضرور گناہوں میں ملوث ہوگا۔

پس جب وہ انسانیت اور گناہگاری کو لازم و ملزوم قرار دیتے ہیں۔ تو پھر نجات کیسی۔ مگر صرف اسلام ہے۔ جس کا دعویٰ ہے۔ کہ انسان ہو کر پھر نیک عمل صادر ہو سکتے ہیں۔ اور بد اعمالی سے بچ سکتا ہے۔ اسلام نہ صرف اس بات کا امکان ہی ظاہر کرتا ہے۔ بلکہ ہزاروں لاکھوں شخصیتوں کو پیش کرتا ہے۔ جو بے گناہ تھے۔ اور انہوں نے اپنی قوم میں علی الاعلان ظاہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا۔ کہ کوئی ہے۔ جو تم میں سے ہم پر کوئی بدعملی ثابت کر سکے۔ پھر ایسے لوگوں کے متعلق ان کی قوم نے باوجود ہزارہا مخالفتوں اور دشمنی رکھنے کے اقرار کیا۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اسلام کی برکت سے ایک انسان اٹھا۔ یعنی مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود جنہوں نے تمام مذاہب کے لوگوں کو چیلنج دیا۔ اور اپنی نیک عملی ثابت کی۔

اسلام چند ایسے بے گناہ لوگوں کو پیش کر کے تیسری نجات کا ثبوت نہیں دیتا۔ بلکہ بتاتا ہے۔ کہ ایسے لوگ جو گناہگار تھے۔ وہ بھی اسلام میں آکر گناہوں سے پاک ہو سکتے ہیں۔ مثلاً فرمایا:۔ یا ایھا الذین آمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقاناً و یکفر عنکم سیاتکم و یغفر لکم۔ اے مومنوں اگر تم اللہ تعالےٰ کا تقویٰ کرو گے۔ تو وہ تمہارے لئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ بنا دیگا۔ اور تمہاری بدعادتوں کو دور کرے گا پہلے گناہ معاف کر دے گا۔ (باقی آئندہ)

تحفہ مسترپاں

فتنہ پرداز مسترپان مشین سیویاں کی زہریلی اور باطل تحریروں۔ اشتہاروں۔ اخباروں کا ناقابل تردید جواب اور ان کے فتنہ کی مکمل تاریخ اور پوری حقیقت۔ اور ان کے دعوت مباہلہ کی قرآن و حدیث و سنت انبیاء اور اقوال مسیح موعود علیہ السلام اور عقلی دلائل سے تردید اور پیغامیوں سے ان کے تعلقات کا کامل ثبوت۔ پس جس جگہ فتنہ مسترپان کا کوئی چرچا ہو فوراً اس تریاق "تحفہ مسترپان" کو منگا کر وہاں تقسیم کرو۔ قیمت فی نسخہ ۵ ر۔ ایک روپیہ کے ۴ نسخے علاوہ محصول ڈاک۔ ایک کاپی منگانے والے صرف ۶ ر کے ٹکٹ ڈاک میں بھیجکر بیتہ ذیل سے طلب کریں۔

مینجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

خلافت محمودؓ اور فرشتوں کا ورود

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱۵) آثار القیامۃ ص۱۳۱ میں ہے "در روایتے آمدہ یوم الخلاص ومایوم الخلاص قالہ ثلاث مرات یجئ الدجال فیصعد احداً فیطلع فینظر الی المدینۃ فیقول لاصحابہ الاترون الی ھذا القصر الابیض ھذا مسجد احمد" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔ یوم الخلاص ومایوم الخلاص۔ دجال احد پہاڑ کے اوپر چڑھکر مدینہ کی طرف نظر کر کے اپنے اصحاب کو کہے گا۔ کہ وہ جو سفید قصر نظر آرہا ہے۔ یہ احمدؐ کی مسجد ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے حتیٰ ینزل عند الظرّیب الاحمر عند منقطع السبخۃ فرجف المدینۃ باھلھا ثلاث رجفات فلا یبقی منافق ولا منافقۃ الا خرج الیہ۔ یعنی جب دجال سُرخ پہاڑی پر اتریگا جہاں کھاری زمین ختم ہوتی ہے۔ تو اس وقت مدینہ میں تین بار زلزلہ آویگا۔ تب مدینہ میں جو منافق مرد اور عورتیں ہونگی۔ یہ مدینہ کو چھوڑ کر اس کی طرف چلے جائینگے۔ اس روایت میں حسب ذیل باتیں قابل غور ہیں۔ (الف) یہاں بجائے ھذا مسجد محمد کے ھذا مسجد احمد آیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ آخری زمانہ میں فتن دجالیہ کو دور کرنے کے لئے خدا تعالےٰ امت سے ایک احمدؐ مبعوث فرمائیگا۔ جس کو احادیث میں عیسیٰ بھی کہا گیا ہے (ب) دور سے دجال کا اپنے اصحاب کو جو اس کے فتنہ کو ملک میں پھیلانے والے ہونگے۔ یہ کہنا کہ ھذا مسجد احمد ظاہر کرتا ہے۔ کہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخلصانہ اور دردمندانہ دعاؤں اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے سمجھائے ہوئے دلائل کا یہ اثر ہوگا۔ کہ دجال اور اس کے اصحاب احمدؐ کی جماعت کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کے فرشتوں کی ننگی تلواریں ہاتھوں میں لئے ہوئے دیکھ کر بھاگ جائیں گے (ج) قصر ابیض۔ اسمیں مسجد احمدؐ کا نشان بتایا گیا ہے۔ کہ سفید مینار دور سے نظر آئے گا۔ (د) ثلاث رجفات۔ میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ تین باتیں ایسی ہونگی۔ جن کی تاب نہ لاکر منافقین مدینہ کو چھوڑ دینگے۔ چنانچہ نبوّت۔ خلافت۔ کفر و اسلام۔ یہ تین مسائل ہیں۔ جنہوں نے منافقین کو مدینہ میں رہنے نہ دیا۔ اس موقعہ پر حضرت اقدس کے ان الہامات کو بھی جن میں زلزلہ کا ذکر ہے لکھ دینا فائدہ سے خالی نہیں۔ ایک زلزلۃ الساعۃ۔ انی احافظ کل من فی الدار و امتازوا الیوم ایھا المجرمون (حقیقۃ الوحی ص۷۳) تازہ نشان تازہ نشان کا دھکہ زلزلۃ الساعۃ قوا انفسکم ان اللہ مع الابرار انی مناک الفضل (البشریٰ) اراد اللہ ان یبعثک مقاماً محمودا۔ دو نشان ظاہر ہونگے۔ و امتازوا الیوم ایھا المجرمون (حقیقۃ الوحی ص۱۳۰) فضل آپ کا جانشین ہوا۔ پہلا نشان اس کی جانشینی کے وقت بعض کو دھکہ لگنا دوسرا نشان:۔

(ہ) ظریب احمر یعنی دجال کا سُرخ پہاڑی پر بیٹھنا اس میں یورپ کی جنگ عظیمہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جو یوم الخلاص کا یعنی اس زمانہ کا جس میں منافقین نے مدینہ کو چھوڑا ابھاری نشان ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ یورپ کی وہ قومیں جن کی کتاب تو یہ تعلیم دیتی ہے "جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے" انسانی خون سے پہاڑوں کا سُرخ منظر دکھا رہی تھیں۔ مسجد احمدؐ میں قصر ابیض یعنی سفید مینار کا جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے (اشتہار چہنڈہ منارہ) نشان قائم ہوا۔ تاکہ دنیا کی قومیں اس صلح اور امن کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں۔ یہی وہ جھنڈا ہے جس کی پہلی کتابوں میں خبر دیگئی "کیونکہ وہ قوموں کے لئے دور سے ایک جھنڈا کھڑا کرتا ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں زمین کی انتہا سے سیٹی بجا کر بلاتا ہے اور اور دیکھ وہ دوڑ کے جلد آتے ہیں۔ کوئی انمیں نہ تھک جاتا اور نہ پھسل پڑتا ہے۔ وہ نہیں اونگھتے اور نہیں سوتے۔" یسعیاہ ۵/۲۶) یہ مہدی معہود کے اصحاب ہیں۔ بعینہٖ یہی تعریف روایات میں موجود ہے۔ چنانچہ حجج الکرامہ صفحہ ۳۷۶ میں ہے۔ "وبنا شد درمیان ایشاں نائم ونہ جالس۔" اور صفحہ ۳۶۷ میں ہے "وایں رفقاء او (مہدی) رہبان لیل وشیراں نہار باشند" وہ جوان شیروں کی مانند گرجتے ہیں۔ وہ غراتے اور شکار پکڑتے اور اسے بے روک ٹوک لے جاتے ہیں۔" (دیکھو یسعیاہ ۵/۲۹) اسی کتاب کے باب ۱۱ آیت ۱۱ و ۱۲ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ ثانی کے زمانہ میں سفید جھنڈا کھڑا کیا جائیگا۔" اور اس دن ایسا ہوگا۔ کہ خداوند دوسرے مرتبہ اپنا ہاتھ بڑھا کے اپنے لوگوں کو بقیہ جو بچ رہا ہو..... اطراف سے پھیر لائے گا۔ اور وہ قوموں کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کرے گا۔" آنحضرت صلعم جب مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ تو آپ کا جھنڈا سفید تھا۔ انہ کان لواءہ یوم دخل مکۃ ابیض (ابو داؤد) اس میں اشارہ کہ صلح اور آشتی سے اسلام کو دنیا میں فتح حاصل ہوگی۔

(و) عند منقطع السبخۃ۔ جہاں کھاری زمین ختم ہوتی ہے۔ اس میں دجالی فتن کے خاتمہ کی بشارت پائی جاتی ہے۔ یعنی یہاں اس کا بیٹھنا نشان ہے۔ اس امر کا کہ اب زمین کی تاثیر بدل جائیگی۔ سبخہ اس زمین کو کہتے ہیں۔ جہاں کلر اور شور ہو۔

(وھی ارض تعلوھا الملوحۃ۔ (باقی دارد)

اسلام ہی عالمگیر "مذہب" ہے

مذہب کے معنے ہیں راستہ کے یعنی وہ راستہ جو خدا تک پہنچائے۔ انسان اپنی زندگی میں ایک حالت پر نہیں رہتا۔ کبھی اس میں شباب کی طاقت لہریں مارتی اور کبھی بڑھاپے کی وجہ سے چلنے سے بھی عاری ہوتا ہے۔ کبھی حاکم ہوتا ہے۔ اور کبھی محکوم۔ کہیں فاتح ہوتا ہے اور کہیں مفتوح۔ کبھی سنجی ہے۔ اور کبھی محتاج۔ کبھی خوش اور کبھی غمگین۔ غرضیکہ انسان اپنی زندگی مختلف حالتوں میں بسر کرتا ہے۔ اور ہر ایک حالت میں اسے اغیار و اقارب کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔ اسلئے اُسے ان امور کی ضرورت ہے۔ جو کہ اس کے حالات کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوں۔ اور ہر حال میں اس کے رہنما ہوں۔ اور ان ہی امور کے مجموعہ کو مذہب کہتے ہیں۔ جو کہ ہر ایک بشر کے لئے ضروری ہے۔ لیکن دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں۔ لہذا سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کونسا مذہب اختیار کرنا چاہیئے؟ سو جاننا چاہیئے۔ کہ مذہب ہمیشہ انسان کے لئے وہی مفید ہو سکتا ہے۔ جس پر کہ ہر حالت میں عمل ہو سکے۔ ایسے مذہب کو "عالمگیر" کہتے ہیں۔ اور وہ مذہب اسلام ہی ہے۔ کیونکہ اس کا پیرو ہو کر انسان ہر حالت میں اس پر عمل کر سکتا ہے۔ مثلاً امیر کو صدقہ لینے سے منع کیا ہے۔ تو غریب کو جائز قرار دیا۔ اسی طرح اگر میاں بیوی میں مناسبت نہ ہو۔ تو وہ طلاق دے سکتا ہے۔ اور پھر جس کو چاہے۔ عورت خاوند بنا سکتی ہے۔ اور جس کو چاہے مرد بیوی بنا سکتا ہے۔ کوئی عیسائیت کی طرح قید نہیں لگائی۔ کہ خواہ بیوی میاں کو دیکھنا بھی پسند نہ کرے۔ اور میاں بیوی کی شکل سے بیزار ہو۔ تو بھی انہیں طلاق جائز نہیں۔ یا کسی کی بیوی بیمار ہے۔ اور وہ اولاد پیدا نہیں کر سکتی اور خاوند چاہتا ہے۔ کہ دوسری شادی کرے۔ تاکہ اولاد سے محروم نہ رہ جائے۔ لیکن عیسائیت اسے اجازت نہ دیگی۔ اور بالمقابل اس کے اسلام نے ارشاد فرمایا کہ لاجناح علیکم ان طلقتم النساء۔ کہ اگر تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو۔ تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اور پھر فرمایا۔ کہ اگر تم چاہو۔ تو ایک سے زیادہ بیویاں کر سکتے ہو۔ خدا تعالےٰ نے انسان کو اپنی چاہت پر چھوڑ دیا۔ مجبور نہیں کیا۔ لیکن عیسائیت میں ایسے ایسے احکام ہیں۔ کہ انسان کو ان پر عمل کرنا دشوار ہوتا ہے۔ مثلاً اگر تمہاری ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے۔ تو تم دوسری اس کے آگے کر دو۔" لیکن بالمقابل اس کے اسلام نے تو حسب موقع و محل معاف کرنے اور بدلے کا بدلہ لینے کی اجازت دی ہے۔

پچھلے دنوں میں جنگ شروع ہوئی۔ اور جرمن نے بلجیم پر حملہ کیا۔ تو انگریزوں نے (جو کہ عیسائی ہیں) اپنی حفاظت کے لئے جرمن کا مقابلہ کیا۔ اور مجبوراً ان کو عیسائیت کے اس حکم کے خلاف کرنا پڑا۔ کیونکہ عیسائیت کے رو سے تو جب انہوں نے بلجیم پر حملہ کیا تھا۔ آسٹریلیا بھی دیدیتے جیسا کہ لکھا ہے۔ کہ "تم سے کوئی جبہ مانگے۔ تو تم پاجامہ بھی اتار دو۔" لیکن عیسائیوں کو انجیل چھوڑ کر اسلام کے مطابق بدلے کا بدلہ لینا پڑا۔

اسی طرح آریہ مذہب میں "نیوگ" ایک ایسا مسئلہ ہے۔ کہ جس پر کوئی غیور انسان عمل نہ کر سکے یعنی جس کے ہاں اولاد پیدا نہ ہوتی ہو وہ اپنی بیوی کو کسی دوسرے مرد کے پاس ہمبستر ہونے کے لئے بھیج دے۔ اگر اس سے بھی نہ ہو۔ تو کسی دوسرے کے پاس بھیجے۔ یا اس مرد کو گھر بلا کر علی الاعلان یہ کارروائی کرے۔ حتیٰ کہ گیارہ مردوں کے پاس وہ یکے بعد دیگرے بھیج سکتا ہے۔ اوّل تو ایسی بے غیرتی انسان کر نہیں سکتا۔ اگر بالفرض کوئی کرے بھی۔ تو بھی دنیا کے بعض حصوں میں یہ عمل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان کے مذہب کے مطابق "نیوگ" اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک عورت پر

مکرر یاد دہانی

کپتان صاحب نے فاروق کے واسطے برائے سال رواں کوئی قریدار نہیں دیا۔ حالانکہ کئی بار احباب کو توجہ دلائی گئی۔ اگر نہیں دیا۔ تو براہ مہربانی فوراً قریدار جدید عطا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

والسلام

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اولاد حاصل کرنی فرض یعنی لازمی ہے۔ اور جب تک اولاد حاصل نہ کرے۔ اس کی مکتی (نجات) نہیں۔ لیکن ساتھ یہ بھی ہے۔ کہ کنواری عورت سے نیوگ کرنا منع ہے۔ اور ایک سے زیادہ عورتیں نکاح میں لانا بھی ناجائز ہے۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ یورپ میں عورتیں مردوں کی تعداد سے کئی گنا زیادہ ہیں۔ بالفرض اگر یورپ تمام کا تمام آریہ ہو جائے۔ اور وہ صرف ایک ایک ہی عورت سے شادی کریں۔ تو کتنی تعداد عورتوں کی باقی رہ جائیگی اور وہ سب کی سب کنواریاں ہونگی۔ اب بغیر اولاد حاصل کئے ان کی نجات نہیں ہے۔ اور "نیوگ" کرنا ان سے ممنوع ہے۔ اور خاوند بھی ان کے لئے کوئی نہیں۔ کیونکہ تعدد ازدواج منع ہے۔ کیا آریہ صاحبان بتا سکتے ہیں۔ کہ ان کو اپنی نجات کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

چونکہ یورپ کے لوگ آریہ مذہب کی قدرتی طور پر پیروی نہیں کر سکتے۔ اس لئے آریہ مذہب عالمگیر نہیں ہے۔ ہاں اسلام پر وہ لوگ ہر حالت میں عمل کر سکتے ہیں۔ وہ دو تین چار تک بیویاں بھی کر سکتے ہیں۔ اور خدا کی قدرت وہاں عورتوں کی تعداد بھی اتنی زیادہ ہے۔ جتنی کہ اسلام نے تعدد ازدواج میں اجازت دی ہے۔ لہذا آفتاب کی طرح ظاہر ہے۔ کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اس لئے ہر ایک بشر اس کا پیرو بھی ہو سکتا ہے۔ اور پر کھ بھی ہر ایک انسان سکتا ہے۔

(محمد اسمٰعیل سیالکوٹی معلم احمدیہ کالج قادیان)

اطلاع
بتعمیل ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بالاتفاق مجلس مشاورت میں بذریعہ رائے دہی کے اکثریت سے یہ تجویز پاس کی ہے کہ آئندہ سال ۱۹۲۹ء کا جلسہ سالانہ قادیان میں نہ ہو بلکہ کسی اور مقام پر ہو۔ اس لئے ہر ایک جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر جلسہ کا انتظام کرے۔
(ناظر اعلیٰ قادیان)

کوئی احمدیہ لائبریری اور احمدی گھر ان کتابوں سے خالی نہ رہے

از حضرت مسیح موعود

حقیقۃ الوحی:- حضور علیہ السلام کی وہ مشہور اور نادر تصنیف ہے۔ جس میں وحی کی حقیقت اور اپنی صداقت کے دلائل اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات اور مکفرین و منکرین کے کفر و اسلام کی حقیقت اور غیر مبایعین کے عقائد باطلہ کا کماحقہٗ رد لکھا گیا ہے۔ قیمت پانچ روپیہ ؛

انجام آتھم:- اس میں عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کی حقیقت اور علماء و سجادہ نشینان دنیا کو دعوت مباہلہ۔ عیسائیوں کو فیصلہ الٰہی کی دعوت۔ مولوی ثناء اللہ و دیگر علماء حال پر اتمام حجت اور عبدالحق غزنوی والے مباہلہ کی کیفیت۔ اور مولویوں کی قبولیت دعا اور تفسیر نویسی میں مقابلہ کا چیلنج معہ دیگر چند مختلف مسائل کے۔ قیمت صرف دو روپیہ ؛

براہین احمدیہ چار جلد:- حضور کی مشہور تصنیف الغایۃ دس ہزار روپیہ۔ جس نے تمام دیگر مذاہب کو ساکت اور لاجواب کر کے ان پر حجت تمام کر دی ہے۔ قیمت صرف چار روپیہ ؛

تبلیغ رسالت جلد اوّل:- اس میں حضور کے وہ نایاب اشتہارات ہیں۔ جو ۱۸۷۸ء سے لیکر مارچ ۱۸۹۱ء تک حضور نے بغرض احقاق حق و ابطال باطل صداقت اسلام و صداقت دعوی مسیحائی پر شائع کئے اور اب بالکل نایاب ہیں۔

قیمت صرف ایک روپیہ

تبلیغ رسالت جلد دوم:- اس میں اپریل ۱۸۹۱ء سے لیکر ۱۸۹۲ء تک کے نایاب اشتہارات ہیں۔

قیمت صرف ایک روپیہ۔

تبلیغ رسالت جلد دوم:- اس میں ۱۸۹۲ء سے لے کر ۱۸۹۴ء تک کے تمام جملہ اشتہارات جمع کر دیئے ہیں۔ قیمت صرف دو روپیہ ؛

تبلیغ رسالت جلد چہارم:- اس میں صرف ۱۸۹۵ء ایک سال کے نایاب اشتہارات جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ؛

تبلیغ رسالت جلد ہفتم:- اس میں ۱۸۹۸ء کے کل اشتہارات درج ہیں۔ قیمت ۱۲ر ؛

تبلیغ رسالت جلد ہشتم:- جس میں ۱۸۹۹ء کے جملہ اشتہارات نقل کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف عصہ ؛

تبلیغ رسالت جلد نہم:- یہ ۱۹۰۰ء کے اشتہارات کا مجموعہ ہے۔ قیمت عصہ ؛

تبلیغ رسالت جلد دہم:- اس جلد میں ۱۹۰۱ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وصال تک کے تمام اشتہارات جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ؛

ان آٹھ جلدوں کے یکمشت خریدار کو بجائے اصلی قیمت کے آٹھ روپیہ میں آٹھوں جلدیں ملیں گی۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

انیسویں صدی کا مہرشی

خادم ایڈیٹر فاروق کی وہ دشمن کش تصنیف جس نے آریہ سماج میں ماتم بپا کر دیا۔ اور آریہ سماج کے بانی کی تاریک زندگی کو بجلی کی روشنی میں دکھا کر حقیقت حال کو واضح کر دیا۔ یہ کتاب عرصہ سے ختم ہو چکی تھی۔ کہ اتفاق سے اس کے پانچ نسخے ایک دوست کے پاس سے ہمیں مل گئے ہیں۔ اور وہ اس کو اب دو روپیہ فی نسخہ کے حساب سے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جس شائق کو اس لاجواب حربہ دشمن کش کی ضرورت ہو۔ وہ جلد سے جلد طلب کریں۔ پھر ملنا اس کا محال ہوگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ہستی باری تعالیٰ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی وہ معرکۃ الآراء تقریر جو حضور نے ۱۹۲۱ء کے سالانہ جلسہ پر فرمائی۔ قیمت ایک روپیہ ؛

قتل مرتد۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی زیر دست تصنیف بجواب "زمیندار" وغیرہ مدعیان اسلام درباره قتل مرتد میں۔ قیمت صرف ایک روپیہ ؛

(اخبار فاروق قادیان سے شائع ہوا)